ملک الموت

اور حاضر ناظر



تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملّت مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدلله العلی الولی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبه النبی وعلی آله واصحابه اجمعین

امابعد! حضور نبی پاک ﷺ کا حاضر وناظر ہونا کوئی مشکل مسئلہ نہیں اسے ان لوگوں نے مشکل سمجھا ہے جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے کمالات کو نہیں سمجھا ورنہ ظاہر ہے کہ ملک الموت حضور ﷺ کے ایک ادنیٰ غلام میں سے ہیں ان کا حاضر وناظر ہونا اپنے نبی پاک ﷺ کو نہ ماننے والے کی توحید میں شامل ہے لیکن جسے کسی سے ضد ہو جائے اسے کتنا ہی دلائل دیئے جائیں اسے کبھی اقرار نصیب نہ ہوگا۔ورنہ جسے غلام کی قدر ومنزلت کا اقرار ہے تو اسے لازماً اس کے آقا کی قدر ومنزلت کا انکار نہیں ہونا چاہیے مثلاً حضرت آصف بن برخیار ضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا سلیمان علی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور خادم تھے آن کی آن (پلک جھپکتے) میں بڑی دور کی مسافت سے بہت بوجھل تخت لے آئے اور یہ قرآن کی سورۃ نمل میں تفصیل سے مذکور ہے۔اب کوئی بدبخت کہے کہ آصف بن برخیا کے لئے ماننا تو عین اسلام ہے لیکن سلیمان علیہ السلام کے لئے ماننا کفر ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں اس کی صراحت نہیں میرے خیال میں ایسے منکر کا دماغ خراب ہے یا اسے سلیمان دشمنی کا مرض ہے ایسے ہی ہم پر اس شخص کو اس طرح کا فتویٰ سنانا اپنے لئے فخر محسوس کرتے ہیں جو ملک الموت کو تو حاضر وناظر مانے لیکن حضور نبی پاک ﷺ کے لئے شرک کا فتویٰ جڑ دیتا ہے حالانکہ ایک قاعدہ واضح ہے کہ ادنیٰ کے متعلق لوازمات ماننے پر اعلیٰ کا ماننا ضروری ہے اور قرآن وحدیث کا سمجھنا بھی عقلمندوں کا کام ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی عقلمندوں کو مخاطب فرمایا ہے: فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ [1]

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

۲۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

[1] الحشر: 2 (ترجمہ: تو عبرت لو اے نگاہ والو۔)

مقدمہ

وہ کمالات جنہیں دیوبندی، وہابی نبی اکرم ﷺ اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کے لئے شرک سمجھتے ہیں وہی کمالات ملائکہ کرام علیہم السلام کے لئے ماننا عین اسلام ہے مثلاً متعدد صورتیں اور شکلیں اختیار کر کے بیک وقت متعدد مقامات پر موجود و حاضر ہونا، دور سے دیکھنا باوجود یکہ درمیان میں ہزاروں بیشمار حجابات ہوں بلکہ جملہ شرق و غرب کو صرف ایک فرشتہ محیط ہو بلکہ جملہ عالم کو مثل کف دست دیکھے، دور و نزدیک کی آوازیں سننا، جملہ عالم میں بیک وقت جاری و ساری ہونا اور یہ صرف باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے اور پھر یہ عقائد اسلامیہ کا قاعدہ ہے کہ عام ملائکہ حضور ﷺ کی اُمت کے اولیاء سے مرتبہ میں کم ہیں اور جملہ ملائکہ تمام انبیاء عظام سے۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ

ورسل البشر أفضل من رسل الملائكة ورسل الملائكة أفضل من عامة البشر وعامة البشر أفضل من عامة الملائكة [2]

یعنی اور پھر یہ تمام ملائکہ اور انبیاء علیہ السلام ہمارے نبی پاک ﷺ کے لئے بمنزلہ خدام کے ہیں اور آپ ان سب کے مرشد اور بمنزلہ شہنشاہ اعظم کے ہیں جیسا کہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ (جس عقیدہ پر اتفاق ہو) ہے کہ حضور ﷺ یہاں تک انبیاء و رسل کرام اور ملائکہ عظام (علی نبینا و علیہم السلام) کے بھی نبی اور امام ہیں۔ (ﷺ)

انتباہ: ملائکہ کرام علیہم السلام معصوم ہیں یعنی ہر صغیرہ کبیرہ گناہ سے پاک ہیں ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کو معصوم ماننا فرض ہے اس کے خلاف عقیدہ کفر و ضلالت (گمراہی) ہے ہاں صحابہ کرام و اہلبیت عظام اور اولیاء کرام سب کے سب محفوظ ہیں معصوم نہیں۔

فائدہ: محفوظ کا مطلب ہے کہ ان سے گناہ صدور تو ممکن ہے لیکن صادر ہوتا نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہیں اور معصوم سے گناہ کا صدور ہی ناممکن ہے۔

فرشتے کیا ھیں؟: انسان و جن کی طرح ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں انہیں حقائق نے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ حضور رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں: خُلِقَتِ المَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الجانُّ مِنْ مارِجٍ مِنْ نارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ [3]

یعنی فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی (یعنی سیاہ سفید سرخ مٹی سے)

---

[2] (الحبائك في أخبار الملائك للسيوطي، 245/1، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1405 هـ 1985 م)

[3] (معجم الشيوخ لابن عساكر، ذكر من اسمه حمزة، 309/1، الحديث: 368، دار البشائر–دمشق، الطبعة: الأولى 1421 هـ 2000 م)

(الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير، حرف الْخَاء، 85/2، الحديث: 6057، دار الفكر بيروت/لبنان، الطبعة: الأولى، 1423هـ 2003م)

ایک روایت میں ہے کہ ان الملائکة خلقت من نور اللہ [4]

یعنی ملائکہ اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کئے گئے۔

ان کی فطرت سراسر اِطاعت خداوندی ہے خدا تعالیٰ نے جس ڈیوٹی پر انہیں لگایا ہے وہ اسے صحیح طور پر سرانجام دیتے ہیں۔

کارنامے: انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ حسبِ خواہش (مرضی کے مطابق) اپنی صورت و شکل تبدیل کرسکتے ہیں آنِ واحد (ایک ساتھ) میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب پہنچ جاتے ہیں یہ آنکھوں سے نہ نظر آنے والی مخلوق ہے ان کو قدرت نے وہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ بحکم الٰہی اپنے ایک کی ضرب سے تمام کائنات کو زیروزبر کرسکتے ہیں۔

عقیدہ فرشتوں کے بارے میں: جس طرح ایک عاقل بالغ خدائے وحدہ پر ایمان لانے کا مُکلّف[5] ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے جب تک دوسرے خدا تعالیٰ کے وجود اور کتب سماوی اور رسل کرام، تقدیر اور حشر و نشر کی طرح فرشتوں کے وجود کی تصدیق زبان اور دل سے نہ ہوگی ایمان قابل قبول نہ ہوگا۔ ذیل میں چند ملائکہ کرام علیہم السلام کا تعارف اور کارناموں کی تفصیل عرض کی جاتی ہے جو ہمارے موضوع حاضر و ناظر سے متعلق ہے۔

حاضروناظر: حاضر وناظر کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ کا جسم مبارک ہر جگہ چل پھر رہا ہے۔ یہ دھوکہ مخالفین ہم پر تہمت لگاتے ہیں بلکہ اس کا واضح مطلب وہی ہے جو فقیر نے مقدمہ کتاب "حاضر و ناظر" میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی نفاست و لطافت (پاکیزگی وعمدگی) بخشی ہے کہ ان کے لئے دور و نزدیک برابر اور ان کو درمیانی حجابات حائل نہیں ہوتے جیسے سورج یہاں (زمین) سے کروڑوں میل دور ہے لیکن ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ بالکل قریب ہے اور اس کی نورانیت کا یہ کمال ہے کہ بیک وقت تمام عالم کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اسے نہ پہاڑ حائل ہیں نہ مسافتیں۔ اپنی بینائی کو دیکھ لیجئے کہ عینک کا شیشہ اس کے آرپار آنے جانے کو حائل نہیں یہاں تک کہ بیک وقت آسمان سے زمین تک ہر جگہ جگہ پر پھیلی ہوئی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ آناً فاناً بیک وقت ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہیں جیسے ملک الموت اور منکر و نکیر علیہم السلام و دیگر ملائکہ کے حالات میں ہے۔

طویل قد فرشتہ: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن الله تعالى ملكا له جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب، ورأسه تحت العرش، ورجلاه تحت الأرض السابعة، وعليه بعدد خلق الله تعالى ريش فإذا صلى رجل أو امرأة من أمتي علي أمره الله تعالى أن يغمس نفسه في بحر من نور تحت العرش فينغمس فيه، ثم يخرج وينفض جناحيه فيقطر من كل ريشة قطرة، فيخلق الله تعالى من كل قطرة ملكا

---

4) (رواہ ابو الشیخ رحمہ اللہ عن عکرمہ رضی اللہ عنہ (الهداية المباركه فى خلق الملائكة) "ملائکة من نور اللہ" فرشتوں کے لئے وہابی دیوبندی برداشت کرجاتے ہیں لیکن اپنے نبی پاک ﷺ کے لئے برداشت نہیں کرتے بلکہ اسے مشرک جیسے گندے فتوے جڑدیں گے اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ان غریبوں کو اپنے نبی پاک ﷺ کے ساتھ ضد ہے ورنہ جس طرح فرشتے کے لئے نور من نور اللہ آیا ہے ایسے ہی حضور ﷺ آیا ہے بلکہ جو حدیث حضور ﷺ کے لئے وارد ہے وہ اس حدیث سے ہزاروں درجہ زیادہ صحیح ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب "نور وبشر" کی تحقیق میں ہے۔)

5) یعنی اُس پر لازم ہے۔

يستغفر له إلى يوم القيامة. [6] (الکنز المدفون، صفحہ۳)

یعنی اللہ کے ایک فرشتے کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق پر ہیں جب میری اُمت کا مرد یا عورت درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے والے نور کے دریا میں غوطہ لگا دے جب وہ دریا سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لئے قیامت تک وہی فرشتے بخشش مانگتے رہیں گے۔

فوائد

(۱)جب اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین ﷺ کے لئے اِشکال (مشکل، دشوار) کیوں اور شرک کیا جب کہ آپ ﷺ کی اُمت کا ایک خادم فرشتہ یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کا اور سب کا بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا کو یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو جب علمائے اُمت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور ﷺ علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ (جو بات سب کی رائے کے مطابق ہو) ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام باستثناء خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲)درود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوصِ قلبی سے پڑھا جائے تو ان گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور درود شریف پڑھنے والے کے لئے قیامت تک استغفار کرتے رہیں۔ فقیر اُویسی غفرلہ عرض کرتا ہے:

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　　على حبيبك خير الخلق كلهم

(۳)قد کی طوالت (لمبائی) کے مطابق اس کے نیچے کی تمام اشیاء پر صاحب قامت حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے۔

مزید توضیح: وہابی دیوبندی نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس (گمان) کرنے کے عادی ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے ہم آپ کے خدام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ بشری صورت میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک ﷺ کو عقل سے مانیں بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ ﷺ کو عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ ﷺ کے ادنیٰ خدام سے ہیں ان کے لئے کسی کو تامُّل (ڈھیل) نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاظر و ناظر ہیں بلکہ جس کی ہر روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہٰی ہے وہ بیک وقت ادھر بھی ہیں اُدھر بھی ہیں جب حضور ﷺ کے ایک خادم کے لئے ماننا عین توحید ہے تو اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے اِشکال (مشکل، دشوار) کیوں؟

مشرق و مغرب فرشتے کے گھیرے میں: ایک فرشتے کی شکل و صورت حدیث میں وارد ہے۔ ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور ﷺ فرماتے ہیں:

اما من عبد يصلي علي صلاة تعظيمة لحقي إلا خلق الله من ذلك القول ملكا له جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ويقول له:

---

[6] (الكنز المدفون والفلك المشحون للسيوطي، ص5، دار الكتب العلمية بيروت)

صل على عبدي كما صلي على نبي فهو يصلي عليه إلى يوم القيامة [7]

یعنی جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجا میرے نبی ﷺ پر چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

فائدہ: اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمۃ (والد ماجد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی کتاب " **الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح** " میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ (یہ تمام فرشتے) قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ [8]

فوائد

(۱) جس فرشتے کا طول و عرض مشرق و مغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے وہ حاضر و ناظر ہوا یا نہیں۔

(۲) حب رسول ﷺ کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کو ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے پیدا فرما کر درود پڑھنے والے کے لئے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے (ﷺ) کو درود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو۔

زمین کو ایک فرشتے نے اپنے کندھے پر اُٹھا رکھا ہے: روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کشتی کی طرح ڈولنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کو ساکن اور برقرار رکھنے پر مامور فرمایا۔ فرشتے نے زمین کے نیچے داخل ہو کر کُرّۂ زمین (تمام زمین جو گیند کی شکل پر ہے) کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ ایک جانب مشرق اور ایک جانب مغرب دراز کر کے زمین کے ساتوں طبقوں کو جکڑ لیا۔ کرۂ زمین کو قابو کرنے کے بعد فرشتے کے پاؤں ڈگمگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک بیل بھیجا جس نے اپنے سینگوں پر فرشتے کے پاؤں (اس بیل کے ۴۰ ہزار سینگ اور ۴۰ ہزار ٹانگیں ہیں) رکھنے چاہے مگر اس کے سینگ فرشتے کے قدموں تک نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ نے ایک سبز رنگ کا یاقوت اس بیل کے سینگوں پر رکھ دیا اسی یاقوت

---

7) (جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فضل الصلاة علي النبي صلي الله عليه وسلم، الحديث السادس الثلاثون، 204/4، دار الكتب العلمية بيروت)

8) (الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح از نقی علی خان صاحب، درود شریف کے فضائل، ص234، ادارہ تصنیفاتِ امام احمد رضا)

(اور مواہب لدنیہ میں مروی ہے کہ کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور سیدی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں کہ نیک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے ان کے نزدیک آیت قرآنی کا یہ مطلب ہے **اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه** اور امام قرطبی تذکرہ میں علماء و مشائخ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ بقرہ و آل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے جو روزِ قیامت اس قاری کے لئے جھگڑیں گے۔)

پر فرشتے کے پاؤں رکھے ہوئے ہیں۔[9] (تزیین الأرائك للسیوطی وحیوۃ الحیوان)

فوائد

(۱) یہ فرشتہ اور اتنا طویل و عریض شکل وصورت کے باوجود کہ ہمارے نبی ﷺ کا مرید ہے یعنی آپ ﷺ کا اُمتی ہے اس کی قوت اور طاقت بھی قابل دیدنی وشنیدنی (دیکھنے اور ماننے والی) ہے لیکن شرک کا وہم نہ ہو کیونکہ یہ فرشتہ ہے اور فرشتوں وغیرہ کے لئے وہابی دیوبندی ماننے کو عین اسلام سمجھتے ہیں ہاں ان کو خطرہ ہے تو اپنے نبی کریم ﷺ کے لئے کہ کہیں توحید میں فرق نہ آجائے اس لئے کہ ان کی توحید کا عقیدہ نہایت ہی کمزور اور ڈانواں ڈول (مارامارا پھرتا) ہے۔

ملک الموت:

(۱) حضرت عزرائیل علیہ السلام ہر ذی روح (جاندار) کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔

کما قال اللہ تعالیٰ: قُلۡ یَتَوَفّٰىكُمۡ مَّلَكُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُكِّلَ بِكُمۡ [10]

یعنی اے حبیب اکرم ﷺ فرمایئے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے۔

اس آیت میں ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین ومُشَخَّص (خاص مقرر کردہ) فرشتہ ہیں چنانچہ ابن کثیر زیر آیتِ ہذا لکھتا ہے: الظاهر من هذه الآية أن ملك الموت شخص معين من الملائكة [11]

یعنی اسی آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت ایک مُتَعَیَّن (مقرر) فرشتہ ہے۔

(۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

أن ملك الموت هو الرئيس وكل خطوة منه من المشرق إلى المغرب الخ [12] (شرح الصدور صفحہ ۷ امطبوعہ مصر)

یعنی ملک الموت (اپنے ماتحت فرشتوں کے) قائد ہیں اُن کا ایک قدم مشرق سے مغرب تک ہے۔

ان کے لئے ساری زمین مثل ایک تھال کے ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ:

عن مجاهد، قال: جعلت الأرض لملك الموت مثل الطست، يتناول من حيث شاء الخ [13] رواه احمد فی الزهد و أبو الشيخ في العظمة و أبو نعيم۔ (شرح الصدور صفحہ ۱۸، وطی الفراسخ [14] ۶۸)

---

[9] (حیاۃ الحیوان الکبری، 260/1، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة: الثانیة، 1424 ھ)

[10] السجدة: 11

[11] (تفسیر ابن کثیر، السجدة: 93/11،11، موسسة قرطبة، الطبعة :الأولى، 1421ھ 2000م)

[12] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص60، دار الکتب العلمیة بیروت)

[13] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص63، دار الکتب العلمیة بیروت)

[14] طي الفراسخ الى منازل البرازخ

یعنی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ زمین ملک الموت کے لئے طشت (تھال) کی طرح کر دی گئی ہے کہ جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں اُٹھالیں۔

(۳) حکم بن عتیبہ سے ہے کہ الدنیا بین یدی ملک الموت بمنزلة الطست بین یدي الرجل[15] (رواہ ابو الشیخ شرح الصدور صفحہ ۱۸)

یعنی دنیا ملک الموت کے ہاتھوں کے درمیان اس طرح ہے جیسے کسی شخص کے ہاتھوں کے درمیان طشت۔

(۴) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ما من نفس منفوسة إلا وأنت تقبض روحها؟[16]

یعنی آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں؟

بتایئے: فکیف، وأنت عندی ھھنا، والأنفس فی أطراف الأرض؟[17]

یعنی یہ کیسے ہو گا کہ آپ اس وقت میرے ہاں ہیں اور نفوس (لوگ) عالم دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ نے جواب عرض کیا:

إن اللہ سخر لي الدنیا، فھی کالطست یوضع قدام أحد کم، فیتناول من أطرافھا ماشاء، کذلک الدنیا عندي۔[18]

(رواہ ابن ابی الدنیا من طریق الحسن بن عمارہ عن الحکم، شرح الصدور صفحہ ۱۹)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام دنیا کو ایک تھال کی مانند بنا دیا ہے اور جیسے وہ تم میں سے کسی ایک کے سامنے رکھا ہو اور اس میں جو چاہے لے لے اسی طرح میں جسے چاہتا ہوں لے لیتا ہوں۔

(۵) عن شھر بن خوشب، قال: ملک الموت جالس، والدنیا بین رکبتیه، واللوح الذی فیه آجال بني آدم بین یدیه، وبین یدیه ملائکة قیام، وھو یعرض اللوح، لا یطرف، فإذا أتي علي أجل عبد، قال: اقبضوا ھذا[19] اخرجه ابن أبي الدنیا وأبو الشیخ وأبو نعیم۔ (کتاب مذکور)

یعنی فرمایا ملک الموت بیٹھے ہوئے تمام دنیا کو صرف گھٹنوں تک اور وہ جس میں بنی آدم کے اجال لکھے ہوئے ہیں وہ ان کے سامنے ہے اور ان کے پاس پیش کھڑے ہیں وہ لوح کو دیکھ کر جس کی روح قبض کرنی ہوتی ہے فرماتے ہیں اس کی روح قبض کر لو۔

---

15) (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص63، دار الکتب العلمیة بیروت)

16) ایضاً

17) ایضاً

18) ایضاً

19) (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص64، دار الکتب العلمیة بیروت)

(۶)عن ابن عباس، أنه سئل عن نفسين، اتفق موتهما في طرفة عين، واحد بالمشرق، وواحد بالمغرب، كيف قدرة ملك الموت عليهما. قال: ما قدرة ملك الموت علي أهل المشارق والمغارب والظلمات والهوى والبحور، إلا كر جل بين يديه مائدة. يتناول من أيها شاء[20] رواه ابن أبي حاتم وأبو الشيخ۔(کتاب مذکور)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آنِ واحد (ایک ہی وقت) میں مرتے ہیں کہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تو پھر ملک الموت کیسے روحیں قبض کرتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ ملک الموت کی قدرت اہلِ مشرق و مغرب پر (اُن پر جو اندھیرے میں ہوں، یا ہواؤں میں یا پانیوں میں) ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس دستر خوان ہو، اب وہ جو چاہے اس میں سے اُٹھالے۔

(۷)وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ملک الموت الذي يتوفى الأنفس كلها، وقد سلط علي ما في الأرض، كما سلط أحدكم علي ما في راحته الخ۔[21] رواه جويبر فی تفسير عن الكلبی عن مجاهد۔(کتاب مذکور)

یعنی وہ موت کا فرشتہ جو تمام نُفُوس (جانوں) کو موت کے گھاٹ اُتارتا ہے وہ جملہ زمین پر ایسے مسلط ہے جیسے تمہارا ایک اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر۔

(۸)عن أبي المثني الحمصي، قال: إن الدنيا سهلها وجبلها، بين فخذي ملک الموت الخ اخرجه ابن أبي الدنيا وأبو الشيخ[22] (ایضاً)

یعنی فرمایا دنیا کا ذرہ ذرہ (ریگستان، پہاڑ وغیرہ) ملک الموت کے دورانوں کے درمیانی حصہ جیسا ہے۔

(۹)عن زهير بن محمد، قال: قيل: يارسول الله! ملک الموت واحد، والزحفان يلتقيان من المشرق و المغرب، ومابين ذلک من السقط والهلاک، فقال: إن الله حوى الدنيا لملک الموت، حتي جعلها كالطست بين أيديكم، فهل يفوته منها شيئ رواه ابن أبي حاتم۔[23] (ایضاً)

یعنی عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ ملک الموت تو ایک ہے اور موت مشرق اور مغرب میں واقع ہو رہی ہے علاوہ ازیں درمیان میں کئی جنگیں اور ہلاکتیں ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کے لئے دنیا سمیٹ کر رکھ دی ہے اس کے لئے تمام دنیا تھال (طشتری) کی مانند ہے تو تم بتاؤ تمہارے آگے طشتری ہو تمہارے سے اس کی کوئی شے فوت ہو سکتی ہے۔

(۱۰)عن زيد بن أسلم، قال: يتصفح ملک الموت المنازل كل يوم خمس مرات، ويطلع في وجه ابن آدم كل يوم اطلاعة[24] رواه ابو الشيخ فی كتاب العظمة وابن ابی الدنيا۔(شرح الصدور صفحہ ۲۱)

---

[20] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص64، دار الكتب العلمية بيروت)

[21] ایضاً

[22] ایضاً

[23] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص64، دار الكتب العلمية بيروت)

[24] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص68، دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ملک الموت ہر گھر میں روزانہ پانچ بار جھانکتا ہے اور ہر بنی آدم کو روزانہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہے۔

(۱۱)حدیث شریف میں ہے:

ما من بيت إلا وملك الموت يقف كل يوم علي بابه خمس مرات. فإذا وجد الإنسان قد نفذ أكله وانقطع أجله ألقي عليه غمرات الموت الخ۔[25] (صفحہ ۲۳)

یعنی مختصر کوئی ایسا گھر نہیں جس کے دروازہ پر روزانہ پانچ بار آ کھڑا ہوتا ہے جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے اب اس شخص کا گھر سے کھانا ختم اور اس کا اَجل(سبب) مکمل ہو گیا تو اس پر موت طاری کر دیتا ہے۔

(۱۲)ملک الموت علیہ السلام حضور ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ:

ما من أهل بيت مدر ولا شعر في بر ولا بحر إلا وأنا أتصفحهم في كل يوم خمس مرات حتى لأنا أعرف بصغيرهم وكبيرهم منهم بأنفسهم الخ مختصر[26] (صفحہ ۲۳)

یعنی کوئی گھر ایسا نہیں مٹی کا ہو بالوں سے تیار شدہ ہو(خیمہ وغیرہ)جنگل میں ہو یا دریا میں، میں روزانہ پانچ بار چکر لگاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے گھر والوں کے ہر چھوٹے بڑے کو براہ راست جانتا ہوں۔

(۱۳) حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہیں اُنہوں نے کہا والی امر قبض ارواح[27] کے وہی ہیں اس پر ان کے اَعوان(دوست) ہیں سوا اس کے ان کے رئیس ملک الموت ہی ہیں اور ہر قدم اس کا مشرق سے مغرب تک ہے۔ الخ رواہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب العظمۃ۔[28] (طی الفراسخ)

لطیفہ: وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم نے ملک الموت کے متعلق حاضر وناظر کی دلیل دکھاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں ان کے ایک چالاک ملانے تو لکھ دیا کہ ملک الموت کو تو نَصِ قطعی(واضح دلیل) سے یہ قدرت حاصل ہے حضور ﷺ کے لئے کونسی قطعی ہے فلہٰذا ملک الموت کے لئے ماننا شرک نہیں حضور ﷺ کے لئے ماننا شرک ہے۔[29](معاذ اللہ)(براہین قاطعہ)

---

[25] (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة. باب ما جاء أن ملك الموت عليه السلام هو القابض لأرواح الخلق الخ. ص258. مكتبة دار المنهاج)
شرح الصدور کے الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔
(شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور. باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه. ص61. دار الكتب العلمية بيروت)

[26] (الفتاوى الحديثية للهيتمي. 20/1. الحديث:21. دار الفكر بيروت)
شرح الصدور کے الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔
(شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور. باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه. ص61. دار الكتب العلمية بيروت)

[27] یعنی روح قبض کرنے کے امر کے سربراہ وہی ہیں۔

[28] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور. باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه. ص60. دار الكتب العلمية بيروت)

[29] (براھین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ، ص55، دار الاشاعت، اُردو بازار، کراچی)

دوسرے ایک اور نے چالا کی دکھائی کہ ملک الموت اکیلا نہیں اس کے ساتھ اور بہت سے فرشتہ ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت نہیں اس کے مُعاوِنین (مددگار لوگ) ہوتے ہیں ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت کی مدد کرتے ہیں۔ یہ ملک الموت کا اِعزاز (وقار) ہے اس معنی پر وہابیوں اور دیوبندیوں کے لئے "یک نہ شد بے شمار شد" ہوگیا کہ انکار کرنے لگے۔ ایک ملک الموت کے حاضر و ناظر ہونے کا لیکن ثابت ہوگیا بے شمار ملائکہ کا حاظر و ناظر ہونا۔

(۱۴)عن کعب، قال: مامن بیت فیه أحد إلا و ملک الموت علي بابه کل یوم سبع مرات، ینظر هل فیه أحد أمر به یتوفاه؟[30] أخرجه ابن أبي حاتم۔

یعنی حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے پر ملک الموت سات بار تشریف نہ لائیں اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا انہیں حکم ہے۔

(۱۵)عن عطاء بن یسار، قال: مامن أهل بیت، إلا یتصفحهم ملک الموت في کل یوم خمس مرات، هل منهم أحد أمر بقبضه؟[31] أخرجه أحمد فی الزهد وسعید بن منصور

یعنی حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر گھر کو ملک الموت روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

(۱۶)عن مجاهد، قال: ما علی ظهر الأرض من بیت شهر ولا مدر، إلا و ملک الموت یطوف به کل یوم مرتین[32] أخرجه أحمد فی الزهد وأبو الشیخ۔(ایضاً)

یعنی حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا (خیمہ) مگر ملک الموت اس کا روزانہ دو بار چکر لگاتے ہیں۔

(۱۷)عن عبد الأعلیٰ التیمیي، قال: ما من أهل دار إلا و ملک الموت یتصفحهم في الیوم مرتین[33] أخرجه ابن أبي شیبه وعبدالله بن الإمام أحمد فی زوائد الزهد۔(ایضاً)

کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت دوبار نہ دیکھتا ہو۔

(۱۸)ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدّت ختم ہوتی ہے تو وہ نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکر کو دیکھو گے۔[34] (شرح الصدور)

[30] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص68، دار الکتب العلمیة بیروت)
[31] ایضاً
[32] ایضاً
[33] ایضاً
[34] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص60، دار الکتب العلمیة بیروت)

(۱۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگ زندگی کاٹتے ہیں۔ [35] (رواہ ابن عساکر، شرح الصدور صفحہ ۹۱)

(۲۰) عن ثابت البناني، قال: الليل والنهار أربع وعشرون ساعة، ليس فيها ساعة تأتي على ذي روح إلا وملك الموت قائم عليها، فإن أمر قبضها وإلا ذهب [36] أخرجه ابو نعيم۔ (کتاب مذکور صفحہ ۲۰، مختصر تذکرۃ القرطبی صفحہ ۲۴، ۲۳ و فتاوٰی حدیثیہ صفحہ ۳)

یعنی حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شب و روز کی چوبیس گھڑیاں ہیں کسی ذی روح پر کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں ملک الموت اس ذی روح پر قائم نہ ہوا گر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے۔

حضرت قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں: وهذا عام في كل ذي روح [37]

اور یہ تمام ذی ارواح کے لئے یکساں ہے۔

(۲۱)عن أنس، مرفوعا: إن ملك الموت لينظر فی وجوه العباد في كل سبعين نظرة، فإذا ضحك العبد الذي بعث إليه يقول: واعجبا! بعثت إليه لأقبض روحه وهو يضحك [38] (رواه أبو الفضل الطوسي، فی کتاب عيون الأخبار، بسنده، من طريق إبراهيم، وابن النجار فی تاريخ بغداد، من طريق ابن هدبه) (شرح الصدور صفحہ ۲۰ و مختصر التذکرہ صفحہ ۲۴)

یعنی ملک الموت علیہ السلام بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت کہتا ہے تعجب ہے میں تیرے ہاں روح قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

(۲۲)ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے (ماتحت) فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی سیڑھی پر سے اسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔ [39] (شرح الصدور)

فائدہ: اس حدیث سے وہی ثابت ہو رہا ہے جو میں نے پہلے عرض کیا کہ ملک الموت کے مددگار فرشتے علیحدہ علیحدہ ملکوں میں نہیں پھیلے ہوئے بلکہ ہر مردہ پر وہی سب ملک الموت کی معاونت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(۲۳)امام جلال الدین بن سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں:

أخرج ابن أبي الدنيا وأبو الشيخ وأبو نعيم، عن شهر بن خوشب، قال: ملك الموت جالس، والدنيا بين ركبتيه [40]

---

[35] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ص105، دار الكتب العلمية بيروت)
(الحبائك في أخبار الملائك للسيوطي، باب ما جاء في الملك الموت عليه السلام، ص49، الحديث: 159، دار الكتب العلمية بيروت)

[36] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص67، دار الكتب العلمية بيروت)
(الفتاوى الحديثية للهيتمي، 3/1، الحديث:5، دار الفكر بيروت)

[37] (الفتاوى الحديثية للهيتمي، 3/1، الحديث:5، دار الفكر بيروت)

[38] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص68، دار الكتب العلمية بيروت)

[39] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ص105، دار الكتب العلمية بيروت)

[40] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص64، دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی شہر بن خوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھا ہوا ہے اور تمام دنیا اس کے گھٹنوں کے سامنے ہے۔

(۲۴) عن ابن عباس، أنه سئل عن نفسين، اتفق موتهما في طرفة عين، واحد بالمشرق، وواحد بالمغرب، كيف قدرة ملك الموت عليهما. قال: ما قدرة ملك الموت علي أهل المشارق والمغارب والظلمات والهوى والبحور، إلا كر جل بين يديه مائدة، يتناول من أيها شاء أخرج ابن أبي حاتم[41] عن زهير بن محمد، قال: قيل: يارسول الله! ملك الموت واحد، والزحفان يلتقيان من المشرق و المغرب، ومابين ذلک من السقط والهلاک، فقال: إن الله حوى الدنيا لملك الموت، حتي جعلها كالطست بين أيديكم، فهل يفوته منها شيئ رواه ابن أبي حاتم۔[42] (شرح الصدور، صفحہ ۱۹)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ دو جانیں ایک مشرق میں ایک مغرب ایک ہی وقت میں مرتی ہیں ملک الموت کس طرح قادر ہے۔ ان پر فرمایا کہ ملک الموت کے لئے مشرق مغرب اندھیرے، ہوا اور سمندر ایسے ہی ہیں جیسے آدمی کے سامنے دستر خوان اس میں سے لیتا ہے جو چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ ملک الموت ایک ہے اور مشرق و مغرب میں جنگ ہوتی ہے تو بیشمار موتیں واقع ہوئی ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سمیٹ کر ملک الموت کے لئے مانند طشتری کے کر دی ہے جو کہ ایک آدمی کے سامنے ہو کیا اس میں کوئی چیز اس سے فوت ہوتی ہے۔

ابلیس لعین: یہ ہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے۔

كماقال الله تعالیٰ: اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ[43]

ترجمہ: بیشک وہ اور اس کا قبیلہ تم سب کو دیکھتا ہے۔

نکتہ: کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف مصطفیٰ ﷺ ہیں اور گمراہی کا ٹھیکیدار ابلیس لعین ہے مُضِلّ (گمراہ کرنے والا) کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کر سکے لیکن آپ کے نزدیک ہادئ کل علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں کہ اپنی اُمت کا ملاحظہ فرمادیں اور مضل کے مقابلہ میں اپنے اُمتی کی حفاظت فرمادیں اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مضل کا غلبہ مفہوم ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے: فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ (پارہ ۶، المائدہ، آیت ۵۶)

فضلائے دیوبند کا فضول عقیدہ: شیطان کے حاضر وناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کے لئے کونسی نص ہے یعنی حضور ﷺ کے لئے تو کوئی نص (قرآن وحدیث) نہیں فلہذا انہیں حاضر وناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کے لئے نصوص ہیں اسی لئے شیطان کو حاضر وناظر ماننا عین اسلام ہے۔[44] (معاذ اللہ)

---

[41] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص64، دار الكتب العلمية بيروت)

[42] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص64، دار الكتب العلمية بيروت)

[43] الأعراف: 27

[44] (براھین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ، ص55، دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی)

یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی براہین قاطعہ کی ہے مسلمان اس سے اندازہ لگائے کہ ان لوگوں کو حضور ﷺ سے اتنا بغض وعداوت کیوں۔

یاد رہے کہ براہین قاطعہ کی اسی عبارت کی وجہ سے بھی عرب وعجم کے علماء ومشائخ نے انہیں مرتد اور خارج از اسلام کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "حسام الحرمین" اور "الصورم الهنديه"

طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم اور بطریق جعفر بن محمد سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اور آپ نے اس وقت ایک انصاری کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تھا فرمایا کہ اے ملک الموت تم میرے صحابہ پر نرمی کرو کہ وہ مومن ہے۔ ملک الموت نے عرض کیا آپ ﷺ خوش ہوں اور اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھیں اور جانیں کہ میں مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں اور اے محمد ﷺ! جب میں ابن آدم کی روح قبض کرتا ہوں پھر کوئی چلانے والا چلاتا ہے تو میں گھر میں کھڑا ہو جاتا ہوں اور روح میرے ساتھ ہوتی ہے پھر میں کہتا ہوں یہ چلانا کیسا ہے واللہ میں نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ ہم نے اس کی اجل سے سبقت (پہل) کی ہے اور نہ اس کی روح قبض کرنے میں ہمارا کوئی گناہ ہی ہے اگر تم اس امر پر راضی ہو گئے جو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو اس پر تم ثواب پاؤ گے اور اگر ناراض ہو گئے تو گناہ کماؤ گے اور ہم کو تمہارے پاس لوٹنے کے بعد لوٹنا ہے پس بچو بچو اور نہیں کوئی بالوں کے گھر والا اور نہ کوئی مٹی اور پتھر کے گھر والا نہ نیک نہ بد، نہ نرم زمین نہ پہاڑ میں مگر میں اس کی جستجو کرتا ہوں ہر دن اور ہر رات میں یہاں تک کہ میں پہچانتا ہوں اور ان کے لئے چھوٹے بڑے کو۔ الخ [45] (طی الفراسخ صفحہ ۴۷)

فوائد

(۱) حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک ﷺ کے لئے مانا جائے تو اہل ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں مانے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے: فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ [46]

ان کے دل میں لاعلاج بیماری ہے۔

(۲) جب اس کے گھر والے اس کی موت پر روتے ہیں تو ملک الموت دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ میں نے نہ تو اس کا رزق کھایا نہ اس کی عمر گھٹائی، نہ اس کی مدت عمر سے کچھ حصہ کم کیا میں تمہارے گھروں میں بار بار آتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میت کے گھر والے ملک الموت کا کھڑا ہونا دیکھ لیں اور ان کا کلام سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو جائیں اور اپنے اوپر روئیں۔ [47] (ابن ابی الدنیا ابو الشیخ)

---

[45] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور ،باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص61، دار الكتب العلمية بيروت)

[46] البقرة:10

[47] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور ،باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص61، دار الكتب العلمية بيروت)

فائدہ: ملک الموت ہر وقت ہر آن ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکالنے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیسوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے ہیں۔

حکایت: مروزی نے جنائز میں سلیم بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سلمان اپنے دوست کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کا دوست حالت نزع میں تھا آپ نے حضرت ملک الموت علیہ السلام کو کہا کہ اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہر مومن سے نرمی کرتا ہوں۔ [48]

(طی الفراسخی صفحہ ۷۳)

فائدہ: جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت کو دیکھتے اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام سے وہ او جھل ہیں ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور ﷺ ہر وقت ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہمکلامی کا شرف بھی بخشتے ہیں اسی لئے فقیر اہل اسلام سے گزارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت کے ماننے والے اگر نبی علیہ السلام کو نہیں مانتے تو ان کی بدقسمتی ہے تم ان کی صحبت میں آکر کہیں مارے نہ جاؤ فلہذا ان سے بچ کر رہو۔

ملک الموت آمنے سامنے: احادیث میں ہے کہ دورِ سابق میں ملک الموت ہر انسان کو نظر آتے تھے اور یہ حضرت ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعمش سے روایت کی۔ [49] توجب ہر ذی روح سے گفتگو فرماتے ہوں گے ان کے لئے وہ حاضر بھی ہیں ناظر بھی حالانکہ وہ ایک ہیں لیکن اربوں کھربوں بلکہ بے شمار ارواح کو بیک وقت قبض کرتے ہیں تو ان کے لئے کسی بھی موحد کی شرک کے لئے رگ نہیں پھڑکی اور نبی علیہ السلام کے لئے نہ صرف رگ پھٹ جاتی ہے بلکہ آسمان سر پر اُٹھالیا جاتا ہے۔

ملک الموت کی میت کی موت سے پہلی گفتگو: حضرت ابو الشعثاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت بغیر دکھ درد کے روح قبض کیا کرتے تھے لوگوں نے ان کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو مقرر کر دیا لوگ موت کو بیماری کی طرف منسوب کرنے لگے اور ملک الموت کو بھول گئے۔ [50] (مروزی ابن ابی الدنیا، ابو الشیخ)

فائدہ: چند مخصوص بندوں کو چھوڑ کر باقی سب ہی بیماری کی طرف منسوب کرنے لگے۔ اعمش روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت پہلے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے اور کہتے کہ تو اپنی حاجت پوری کر لے میں تیری روح قبض کرنا چاہتا ہوں اس پر ان کی شکایت کی گئی اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو پیدا کیا اور موت کو خُفیہ (پوشیدہ) کر دیا۔ [51] (ابو نعیم)

دلائل آمنے سامنے کے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو اُنہوں نے تھپڑ مار دیا جس سے ملک الموت کی ایک آنکھ پھوٹ گئی ملک الموت نے بارگاہ الٰہی میں شکایت کی الٰہی تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ الخ [52]

(احمد، بزار، حاکم)

---

48) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص62، دار الكتب العلمية بيروت)

49) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص66، دار الكتب العلمية بيروت)

50) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جا في الملك الموت وأعوانه، ص66، دار الكتب العلمية بيروت)

51) ایضاً

52) ایضاً

فائدہ: یہ حدیث شریف بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف باب المناقب (کتاب الفتن) میں موجود ہے اس کی تفصیل فقیر اُویسی غفرلہ ُ نے "البشریہ لتعلیم الامۃ" میں عرض کر دی ہے۔ یہاں اتنا عرض کرنا ہے کہ ملک الموت ہر صاحب روح کے پاس آمنے سامنے آتے جو ہر ایک کو نظر آتے اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے تو اس سے مسئلہ واضح ہوا کہ وہ ملک الموت جو سراپا نور علی ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس اسی شکل وصورت (بشری) میں ہر روح نکلنے والی کے پاس یہی دلیل حضور ﷺ کے لئے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور ﷺ کی زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گھڑی میں بیشمار خوش بختوں کو زیارت ہورہی ہے اور وہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں جیسے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے۔

(تفصیل مسئلہ فقیر کی تصنیف "تحفۃ الصلحاء فی رویۃ النبی فی الیقظہ والرویاء" میں دیکھئے)

ملک الموت اور سلیمان علیہ السلام: حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ہمنشین آپ کے پاس بیٹھا ملک الموت اسے بار بار دیکھتے جب ملک الموت باہر چلے گئے تو ہمنشین نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کی یہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا یہی ملک الموت تھا۔ اس نے عرض کی مجھے ان سے ڈر لگتا تھا اسی لئے مجھے آپ ہند میں پہنچادیں۔ آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو انہیں آن کی آن میں ملک ہند پہنچا دیا تھوڑی دیر کے بعد سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اسے فرمایا کہ میرے ہمنشین کو آپ نے کیوں ڈرایا عرض کی کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنا اور ابھی لیکن آپ کے پاس بیٹھا تھا میں نے سوچا کہ میں تو ہندوستان پہنچوں میں پہنچا تھا کہ اسے بھی ہوا اُڑا کرلے گئی تو میں اس کی روح قبض کرکے آگیا ہوں۔[53] (طی الفراسخ صفحہ ۷۰)

فائدہ: یہ تھا ملک الموت جو آمنے سامنے اُس وقت بھی تھا اب بھی ہے لیکن ہم نہیں دیکھ سکتے تو ہماری کمی ہے اسی طرح سمجھئے کہ ہمارے نبی پاک ﷺ ہمارے سامنے حاضر وناظر اور موجود ہیں لیکن ہمارا نہ دیکھنا ہماری کمی ہے جیسے ملک الموت کو اب بھی دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں تو ایسے ہی خوش قسمت لوگ اب بھی رسول اکرم ﷺ کے حضور میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضوری نصیب فرمائے۔ (آمین)

هذا آخر مارقمه

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

[53] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب ما جاء في الملك الموت وأعوانه، ص65، دار الكتب العلمية بيروت)